Regd No L. 5254

215

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱؍

یوم - چہارشنبہ

۳ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ۲ تبوک ۱۳۳۳ ہش - ۲ ستمبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۴۲

اہل پاکستان مشرقی بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے جو امداد بھی دے سکیں اس سے دریغ نہ کریں

مشرقی بنگال میں سیلاب کی صورت حال بگڑتی ہی جا رہی ہے - ریڈیو پاکستان سے وزیر اعظم کی ماہانہ تقریر

کراچی یکم ستمبر - آج شام کے سات بجے وزیر اعظم محمد علی نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں اہل پاکستان سے اپیل کی کہ وہ مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے مصائب دور کرنے کے لئے جو امداد بھی دے سکیں اس سے دریغ نہ کریں۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے مشرقی بنگال کی خطرناک حالت کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا میں حال ہی میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ علاقہ کے دورہ سے واپس آیا ہوں۔ میرے واپس آنے کے بعد وہاں سیلاب کی حالت اور خراب ہو گئی۔ حالت بگڑتی ہی جا رہی ہے۔ اور اس میں کوئی کمی نہیں آئی۔ مشرقی بنگال کے باشندوں کی اکثریت انتہائی مصیبت کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ بظاہر سیلاب کے بعد بھی تباہ کاری کا زور کم نہیں ہوگا۔ سیلاب کے بعد انسانوں کی مصیبت اور املاک کی تباہی اتنی ہوگی۔ کہ اس پر قابو پانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی ہوگی سیلاب کے بعد وبائی بیماریوں کے پھوٹ پڑنے کا زبردست اندیشہ ہے۔ اس صورت حال کو قابو میں لانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا اس عظیم مصیبت میں یہ بات انتہائی خوش کن ہے۔ کہ یہ خوفناک سیلاب مشرقی پاکستان کے لوگوں کی ہمتوں کو پست نہیں کر سکا۔

اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کے لئے اپیل کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ہم لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے اس مصیبت سے نجات دی ہے اس آزمائش کے وقت میں سچے دل سے اپنے مشرقی بھائیوں سے ہمدردی کا اظہار کریں۔ اور ان کے مصائب دور کرنے کے لئے جو بھی امداد دے سکیں۔ اس سے دریغ نہ کریں۔ جو روپے سے مدد دے سکتے ہیں وہ روپے سے مدد دیں اور جو کپڑوں کے ذریعہ مدد دے سکتے ہیں وہ کپڑوں کے ذریعہ مدد دیں۔ اس وقت وہاں لاکھوں لوگ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مصر کے وزیر اعظم نے اپنی کابینہ میں ردّو بدل کر دیا

قاہرہ یکم ستمبر - مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے آج اپنی کابینہ میں ردّو بدل کر دیا خزانہ اور تعلیم کے وزراء کے مستعفی ہونے سے یہ تبدیلی وقوع میں آئی ہے۔ میجر صلاح سالم کے بھائی جمال سالم کو جو پچھلی کابینہ میں وزیر مواصلات تھے نائب وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ انقلابی کونسل کے ایک ممبر اور اسلامی کانگرس کے سیکرٹری لفٹننٹ کرنل انور سعادت کو وزیر مملکت بنایا گیا ہے۔ میجر جنرل عبد الحکیم امر جو مصر کی بری افواج کے کمانڈر انچیف ہیں۔ وزارت جنگ کا عہدہ بھی سنبھالیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ یکم ستمبر - مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ حضور کی صحت ابھی تک ناساز ہے۔

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور یکم ستمبر (بوقت ۹½ بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج حضرت میاں صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی رہی۔ روزانہ شام کے وقت سانس کی جو تکلیف ہو جایا کرتی تھی وہ بھی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے نہیں ہوئی احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہندوستان کے ٹیکس کے قوانین کا نفاذ مقبوضہ کشمیر میں

نئی دہلی یکم ستمبر - ہندوستان کے ٹیکس کے قوانین کو مقبوضہ کشمیر میں بھی نافذ کرنے کے سلسلہ میں آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں ایک سرکاری بل پیش کر دیا گیا۔

ہندوستان میں فرقہ وارانہ بلووں کے خلاف حکومت پاکستان کا حکومت ہندوستان سے احتجاج

نئی دہلی یکم ستمبر - ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ نے نئی دہلی سے خبر دی ہے۔ کہ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر نے ہندوستان میں فرقہ وارانہ بلووں کے خلاف حکومت ہندوستان سے دوبارہ احتجاج کیا ہے۔ پچھلے پانچ دنوں میں یہ دوسرا احتجاج ہے۔ پہلا احتجاج جمعہ کے روز کیا گیا تھا۔ آج کے مراسلہ میں حکومت ہندوستان کو اس خبر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ بعض نامعلوم فرقہ وارانہ جماعتیں لوگوں کو اقلیتی فرقہ کے خلاف بھڑکا رہی ہیں۔ یہی جماعتیں پاکستان اور اس کے جھنڈے کی توہین بھی کر رہی ہیں۔

لبنان کے سفیر متعینہ امریکہ کی امریکی وزارت خارجہ کے افسروں سے بات چیت

واشنگٹن یکم ستمبر - امریکہ میں لبنان کے سفیر مسٹر چارلس ملک نے کل امریکی وزارت خارجہ کے افسروں سے بات چیت کی۔ اس بات چیت میں عرب ملکوں اور اسرائیل کے تعلقات اور مشرق وسطیٰ کے دفاع کے مسائل بھی شامل تھے۔

لیبر پارٹی کا وفد ہانگ کانگ پہنچ گیا

ہانگ کانگ یکم ستمبر - برطانیہ کی لیبر پارٹی کا وفد جو مسٹر ایٹلی کی قیادت میں چین کے دورہ پر گیا ہوا تھا۔ آج ہانگ کانگ پہنچ گیا۔

میجر صلاح سالم آج عمان جا رہے ہیں

قاہرہ یکم ستمبر - مصر کے قومی راہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم کل عمان جا رہے ہیں۔ عراق میں انہوں نے جن مسائل پر حکام سے بات چیت کی تھی۔ انہی مسائل پر وہ اردن میں بھی حکام سے بات چیت کریں گے۔

— نئی دہلی یکم ستمبر - عالمی بنک کے نمائندوں نے جو نہری پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے سلسلہ میں نئی دہلی آئے ہوئے ہیں آج ہندوستان کے وزیر آبپاشی مسٹر گردھاری لال سے ملاقات کی۔

مصر کے وزیر زراعت پاکستان آئیں گے

قاہرہ یکم ستمبر - قاہرہ میں پاکستان کے وزیر صنعت خان عبد القیوم خان نے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر اور وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقاتیں کیں۔ بعد میں انہوں نے اخباری کانفرنس میں کہا کہ مجھے امید ہے کہ وزیر اعظم مصر اس سال پاکستان کا دورہ کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مصر کے وزیر زراعت نے اگلے مہینے پاکستان آنے کے لئے ان کی دعوت قبول کر لی ہے۔ خان عبد القیوم خان کل قاہرہ سے کراچی پہنچ جائیں گے

اہلیہ صاحبہ پیر اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ فیروزپوری کی وفات

ربوہ یکم ستمبر - نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم فیروزپوری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ ۲۹ اگست کی ساڑھے نو بجے شب مظفر گڑھ میں بعارضہ یرقان وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت وہ اپنے بڑے لڑکے مکرم پیر صلاح الدین صاحب اے ڈی ایم مظفر گڑھ کے پاس تھیں۔ ان کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی۔ ۳۰ اگست کو جنازہ ربوہ پہنچایا گیا جہاں انہیں قبرستان خاص میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ ادارہ الفضل مکرم پیر صلاح الدین صاحب اور مرحومہ کے دیگر لواحقین سے اس صدمہ میں اظہار افسوس کرتا ہے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتصار پریس میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایمان کی مٹھاس

عن انس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللّٰہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للّٰہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللّٰہ کما یکرہ ان یلقی فی النار (صحیح بخاری)

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں جس شخص میں ہوں گی۔ وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا۔ وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول تمام چیزوں سے محبوب ہو۔ اور وہ شخص جو کسی بندے سے صرف اللہ کی خاطر دوستی رکھے۔ اور جو شخص کفر سے نجات ملنے کے بعد اس میں دوبارہ لوٹنے کو ایسا برا سمجھے جیسا کہ آگ میں پڑنا۔

قافلہ قادیان کے تعلق میں مزید دو ضروری امور کی وضاحت

(از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

(۱) قافلہ قادیان ۱۹۵۴ء میں شمولیت کے لئے جو اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲۷ ۵۴/۸ میں ہوا ہے۔ اس میں فارم برائے شمولیت قافلہ قادیان کی قیمت ۸/ تحریر کی گئی ہے۔ مگر دوست بجائے فارم کی قیمت پیشگی ارسال کرنے کے فارم بھجوانے کا تحریر کر دیتے ہیں۔ پھر دفتر کو فارم کی قیمت کی وصولی کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ جس پر دفتر کو مزید اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے دفتر کو بجائے فائدہ کے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے آئندہ فارم کی قیمت بہرصورت پیشگی وصول ہونے پر ہی فارم بھجوایا جا سکے گا۔ دوست نوٹ فرمالیں۔

(۲) جن احباب کے پاسپورٹ پہلے تیار شدہ ہیں۔ اور انہوں نے برائے استعمال دفتر ہذا سے حاصل کئے ہوئے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاسپورٹ دفتر ہذا میں واپس جمع کرادیں اور قافلہ میں شمولیت کے لئے علیحدہ باقاعدہ طور پر درخواست کریں۔ اور ایسے احباب جن کے پاسپورٹ پہلے تیار شدہ ان کے اپنے پاس یا دفتر ہذا میں جمع ہوں۔ وہ اپنے ویزا کے لئے صرف تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو اپنی درخواست کے ہمراہ ارسال فرمادیں۔ بصورت دیگر ان کا ویزا تیار نہیں ہو سکے گا۔

حقیقی مومن

فرمایا: "حقیقی مومن وہی ہے جو مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ اور مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔"

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لیتے آرہے ہیں۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یادگار قائم رکھنے کے لئے آپ کے نام ایک فہرست میں شائع کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ ہر ایک مجاہد نے متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔ پس آپ اپنے حساب کا جائزہ لیں کہ کوئی سال خالی یا بقایا تو نہیں۔ اگر کوئی سال خالی یا بقایا ہو۔ تو سے جلد سے جلد ادا کر لیں تا آپ کا نام فہرست میں آجائے۔ اور کہ آپ دفتر سے اس کی تصدیق بھی کرالیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کے نوجوان فرزند عبدالمجید صاحب قریباً ایک ماہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور ابھی تک ڈاکٹر مرض کی تشخیص نہیں کر سکے۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب درد دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذاتوں کا امتیاز

"یہ جو مختلف ذاتیں ہیں۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں۔ اور آج کل تو صرف چار پشتوں کے بعد حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہی ہے۔ خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے۔ جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیئے۔ جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا۔ وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔"

ملفوظات

احباب تمام رقوم افسر امانت کو بھجوایا کریں

احباب کی آگاہی کے لئے قبل ازیں یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ دفتر صیغہ امانت اب دفتر محاسب سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ صیغہ امانت سے متعلقہ تمام امور کے بارہ میں بجائے محاسب کے افسر صیغہ امانت کو مخاطب کیا کریں۔ اب جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ دفاتر تحریک جدید و دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی تمام رقوم خواہ ان کی وصولی خزانہ صدر انجمن احمدیہ کلی طور پر کرتا تھا۔ یا ایسی رقوم بیرون از ربوہ سے بذریعہ منی آرڈر، بیمہ جات، چیکس، ڈرافٹس، کیش سلپس وغیرہ وصول ہوتی تھیں۔ ان تمام کی وصولی کا کام اب بجائے دفاتر محاسب کے دفتر امانت کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہٰذا احباب اپنی تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوایا کریں۔ ان دنوں جملہ صیغہ جات میں وصول ہونے والی رقوم افسر صیغہ امانت ہی وصول کر رہا ہے۔

نیز احباب رقوم بھجواتے وقت اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ کوپن یا چٹھی پر بھجوائی جانے والی رقوم کی تفصیل ضرور دیا کریں۔ کہ ایسی رقوم کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے یا تحریک جدید سے اور ان ..... ہر دو دفاتر کی کن مدات سے ہے۔ تاکہ رجسٹرات متعلقہ میں درج کرتے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔

(افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

غیر ملکی تعلیم کے لئے وظائف

پاکستان پبلک سروس کمیشن نے ۵۴/۹/۱ تک درخواستیں طلب کی ہیں۔ فیس درخواست سات روپے آٹھ آنے ۸/۷ کمیشن کے دفتر کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ سے ساڑھے چھ آنے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر فارم درخواست و تفصیلات طلب کریں۔ یہ وظائف پاکستانی باشندوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اور یہ محکمہ زراعت۔ ہوائی فوج و تجارت و مواصلات و تعلیم، صنعت و حرفت و نجی دستکاری نیز ڈھاکہ یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی اور حکومت مشرقی بنگال و حکومت پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ڈان ۵۴/۸/۲۸)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

مہاشہ محمد عمر صاحب کی نشری تقریر

جنم اشٹمی کے موقعہ پر مہاشہ محمد عمر صاحب نے براڈکاسٹنگ ہاؤس ڈھاکہ سے مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کے نام ایک پیغام اردو میں نشر کیا۔

مہاشہ صاحب نے شروع میں جنم اشٹمی کے دن کی اہمیت کو بتاتے ہوئے گیتا کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں آپ نے گیتا سے خدا تعالیٰ کی توحید۔ اتحاد اور حب الوطنی کی اہم تعلیم کو پیش کیا۔ (محمد اجمل شاہد مبلغ سلسلہ ڈھاکہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲ تبوک ۱۳۴۳ھش

پھر حفاظتی کونسل میں

اقوام متحدہ کی انجمن کی حفاظتی کونسل نے پاکستان اور بھارت کو معاملہ کشمیر کو باہم گفت وشنید کے ذریعہ طے کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ یہ تجویز فریقین نے مان لی تھی۔ اور دونوں ملکوں کے وزراء اعظم نے باہم گفت وشنید شروع بھی کردی تھی۔ یہاں تک کہ ناظم استصواب کے تقرر کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا۔ کہ یکایک بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے امریکی امداد کا عذر پیش کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ اب مسئلہ کشمیر کی صورت حال بدل گئی ہے۔ مزید گفت وشنید کے راستہ میں روک پیدا ہو گئی ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ناخوشگوار تعلقات کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر کا لٹکے چلا جانا ہے۔ اور یہ امر نہ صرف کشمیریوں کے لئے ایک جانکاہ مصیبت بنا ہوا ہے۔ بلکہ پاکستان اور بھارت کے عوام بھی ان حالات سے سخت پریشان ہیں۔ جس کی وجہ صاف ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے عوام کے باہم جو تعلقات ہیں۔ وہ تعلقات شاید دنیا میں کسی دوسرے دو ہمسایہ ممالک کے عوام کے درمیان نہیں۔

پاکستان میں لاکھوں ہندو ایسے ہیں۔ جن کے عزیز و اقارب بھارت میں رہتے ہیں۔

. . . .

اور اسی طرح بھارت کے لاکھوں مسلمان ایسے ہیں۔ جن کے عزیز و اقارب پاکستان میں آباد ہیں۔ اگر پاکستان اور بھارت کے درمیان سے ان تنازعات کی رکاوٹیں اٹھ جائیں۔ تو دونوں ملکوں کے عوام کو جن کے عزیز و اقارب ایک دوسرے ملک میں بستے ہیں۔ نہ صرف باہم میل جول کی بہت سی سہولتیں حاصل ہو جائیں۔ بلکہ اس وقت ایک دوسرے کے عوام کے خلاف حکومتی سطح پر جو بدگمانیاں ہیں۔ وہ بھی رفع ہو جائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اب پاسپورٹ کی وجہ سے پہلے کی نسبت کچھ سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن دونوں ملکوں میں جو بدگمانیاں اور بدظنیاں حکومتوں کے تنازعات کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کی وجہ سے دونوں ملکوں کے عوام کے لئے باہم میل جول شکوک و شبہات سے اب بھی مبرا نہیں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان خوشگوار تعلقات کا یہ صرف ایک پہلو ہے۔ لیکن یہ پہلو کچھ کم اہم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی دونوں ملکوں کے عوام ان تنازعات کی وجہ سے سخت مشکلات محسوس کرتے ہیں۔ اور اگر ان سے پوچھا جائے۔ تو وہ حکومتوں کو ایسے تنازعات نہ ختم کرنے کا نہ صرف ذمہ دار ٹھہرائیں گے۔ بلکہ برا بھلا کہنے سے بھی نہ چوکیں گے۔

امر واقعہ ہر دو ممالک کے عوام سے پوشیدہ نہیں کہ بھارت نے کشمیر پر فوجی قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور اس پر قبضہ رکھنے کے لئے اس کو کافی خرچ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ اسے اپنی فوج کا معتدبہ حصہ کشمیر میں رکھنا پڑتا ہے۔ تاکہ نہ تو کشمیر کے عوام اس کے خلاف بغاوت کرنے پائیں۔ اور نہ آزاد کشمیر کے لوگ اپنے بھائیوں کو آزاد کرانے کے لئے مقبوضہ حصہ پر حملہ کر سکیں۔ اسی طرح پاکستان کا بھی بہت سا روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔

اس صورت حال سے خود کشمیر کے باشندوں کو جو مصائب درپیش ہیں۔ وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اگر ہمارے سیاسی رہنماؤں کو ان کا ذرا بھی احساس ہو۔ تو وہ انسانیت کے نام پر ہی اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز آجائیں۔ ذرا غور فرمایئے کہ ایک ملک ہے۔ جو پورے سات سال سے تقریباً مارشل لاء کے سے حالات میں سے گذر رہا ہے۔ جہاں کوئی انسان کھل کر سانس بھی نہیں لے سکتا۔ ورنہ جیل یا گولی اس کے لئے تیار ہے۔ پھر ان بے وطنوں کے مصائب کا اندازہ کیجئے جو اپنے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر سات سال سے نکلے ہوئے ہیں۔ جن کے اکثر عزیز ایسے علاقہ میں مکین ہیں۔ جہاں سے خط خیریت بھی بمشکل آسکتا ہے۔ ایسے ہزاروں خاندان ہیں کہ باپ مقبوضہ کشمیر میں ہے۔ تو بیٹا آزاد کشمیر میں۔ بھائی بہن اور ماں بیٹی سے دور افتادہ ہے۔ الغرض ان خاندانوں کے لئے کتنی مشکلات ہیں۔ مگر ہماری سیاست اعلیٰ کے علمبرداروں کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

لطف یہ ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت دونوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ دنیا میں کمزور اقوام و ممالک کی حمایت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کی خارجہ پالیسیاں ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی قوم یا ملک ایسا نہ رہے۔ جس کو حقوق خود اختیاری استعمال کرنے کا حق حاصل نہ ہو۔ کسی بیرونی طاقت کا جوا اس کے کندھے پر نہ ہو۔

مغربی شعبدہ بازوں کا کمال دیکھئے کہ انہوں نے ہند چینی میں صلح و صفائی کی جو کمشن مقرر کی ہے۔ اس کا صدر بھارت کو بنا دیا ہے۔ اور بھارت کے پراپیگنڈسٹ اور اخبارات اس عزت افزائی کو دنیا کے سامنے خوب اچھال رہے ہیں۔ اور پھولے نہیں سماتے۔ لیکن کوئی نہیں جو پوچھے کہ "کشمیر" کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اس کے رہنے والوں پر ظلم و ستم کیوں روا رکھا گیا ہے۔ انہیں باوجود حفاظتی کونسل میں وعدوں کے اب تک حق خود اختیاری کے استعمال سے کیوں محروم رکھا گیا ہے۔ کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ اس بہشت ارضی کو جہنم زار کیوں بنا دیا گیا ہوا ہے۔ کوئی نہیں کہتا۔ کہ

"تو درون درچہ کردی کہ بروں خانہ آئی"

پاکستان اور بھارت دونوں سے کشمیر کے بدنصیب لوگ یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ "ہم تمہارے اعلانات امن پسندی اور بین الاقوامی عزت افزائیوں کو چولہے میں ڈالیں۔ تمہارے نیک ارادوں کو کیا کریں۔ جب تم نے ہمارا حق خود اختیاری روکا ہوا ہے۔ تو ہمیں اس سے کیا۔ کہ تم بین الاقوامی مجلسوں میں "امن پسندی اور صلح کلی" کے محافظ کہلاؤ۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان باہمی صلح کے متعلق بھارت کے رویہ اور اس کے عجیب عذرات سے مایوس ہو کر مسئلہ کشمیر کو پھر حفاظتی کونسل کے سامنے رکھنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں۔ اگر بھارت چاہتا۔ تو اس نہایت اہم تنازعہ کو اپنے ہمسایہ سے طے کر کے دونوں ممالک کے تعلقات کو خوشگوار بنا سکتا تھا۔ یہ واقعی بڑا افسوسناک امر ہے کہ دو نہایت قریبی ہمسایہ ممالک کے باہمی تعلقات جو خاص طور پر نہایت دوستانہ ہونے چاہئیں تھے اتنے خراب ہیں کہ دونوں کے مابین ایک تنازعہ حفاظتی کونسل میں چھ سال سے لٹک رہا ہے۔ اور طے ہونے میں نہیں آتا۔ حالانکہ دنیا کی تمام سربرآوردہ اقوام اس تنازعہ کے متعلق اپنے خدشات ظاہر کر چکی ہیں۔ اور حالانکہ حفاظتی کونسل نے باہمی اختلافات کو باہم گفت وشنید سے طے کرنے کے بھی کافی مواقع بہم پہنچائے ہیں۔

بے شک یہ نہایت افسوسناک ہے۔ کہ یہ معاملہ خوش اسلوبی سے باہم طے کرنے میں ناکامی ہوئی ہے۔ اور اسے از سر نو حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اگر نکمے اور فضول عذرات سے بچ کر اس معاملے کو باہر ہی طے کر لیا جاتا۔ تو اس سے بہتر کوئی بات نہ تھی۔ اس سے بھی دونوں ممالک میں صلح و آشتی کی فضا ترقی کرتی۔ مگر جب یہ ممکن نہیں۔ تو بہتر ہے۔ کہ حفاظتی کونسل اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے چارٹر کی دفعات کے مطابق عدل و انصاف سے طے کرے۔ اور کسی فریق کا لحاظ نہ کرے۔ یو این او کا وقار اسی طرح قائم رہ سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلوں کے لئے چارٹر کے تفویض کردہ اختیارات کے استعمال میں ذرا بھی نہ جھجکے اور کسی دباؤ کو اپنے راستہ میں حائل نہ ہونے دے۔

رکتی ہوئی سانسوں کو رواں کر کے رہیں گے

کچھ اور فزوں سوز نہاں کر کے رہیں گے
حال اپنا ہم آج ان سے بیاں کر کے رہیں گے

بھٹکے ہوئے راہی کو غلط راہ سے لاکر
ہمراہِ مسیحائے زماں کر کے رہیں گے

ہر دل کو جو غمناک ہے احساسِ زیاں سے
بیگانۂ احساسِ زیاں کر کے رہیں گے

اعجازِ مسیحائی دکھائیں گے جہاں کو
رکتی ہوئی سانسوں کو رواں کر کے رہیں گے

جس آنکھ سے ٹپکا نہ کبھی اشکِ ندامت
اس آنکھ کو خونناب فشاں کر کے رہیں گے

اس دور کی راتیں ہیں تہی آہ و فغاں سے
پھر عام رہ و رسمِ فغاں کر کے رہیں گے

ناہیدؔ غمِ عشق کہاں دل میں چھپائیں
یہ نالے تو رسوائے جہاں کر کے رہیں گے

ناہید

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے دس سوالات اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ان کے جواب

دوسرا سوال

کیا مسیح جن کا آئندہ ظہور تسلیم کیا گیا ہے وہی عیسیٰ ابن مریم ہونگے یا کوئی اور؟

(۲)

اجماع صحابہؓ

احادیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ اور آپ کی وفات کی خبر مدینہ میں پھیلنی شروع ہو گئی۔ تو صحابہؓ کو آپ کی وفات کا یقین نہیں آتا تھا۔ اور حضرت عمرؓ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فوت شدہ کہے گا۔ اس کی گردن اڑا دونگا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے اس روز ایک خطبہ پڑھا جس میں آپ نے فرمایا

من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً (صلے اللہ علیہ وسلم) قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حیّ لا یموت قال اللہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (بخاری جلد ۱ ص۱۸۷)

جو تم میں سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یقین سے محمد فوت ہو چکے ہیں۔ اور جو تم میں سے اللہ کا پرستار ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً ہمیشہ زندہ ہے۔ اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ محمد تو اللہ تعالیٰ کے صرف ایک رسول ہیں۔ اور آپ سے پہلے جس قدر رسول آئے وہ وفات پا چکے ہیں۔

یہ آیت پوری پڑھ کر سنائی۔ دوسری روایت میں ہے

فتلقاھا الناس کلھم فما اسمع بشراً من الناس الا یتلوھا

کہ یہ آیت تمام لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے سنکر یاد کر لی۔ پس میں ہر ایک شخص کو اس دن اس آیت کو تلاوت کرتے ہوئے سنتا تھا اور حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ آیت پڑھی۔ تو اسے سنکر مجھے اتنا صدمہ ہوا۔ کہ میں کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ اور زمین پر گر گیا۔ اور میں نے سمجھ لیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فی الواقعہ وفات پا چکے ہیں اس آیت سے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کے استدلال کو دلیل استقرائی پیش کر کے توڑا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں۔ اور آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس آپ کی وفات کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اس وقت ہر حضرت عمرؓ یا کسی اور صحابی کا اگر یہ ایمان ہوتا کہ حضرت عیسے آسمان پر بجسدہ العنصری زندہ موجود ہیں۔ تو وہ اسی وقت یہ کہہ سکتے تھے کہ حضرت عیسےٰ بھی تو رسول ہی تھے۔ وہ کیوں زندہ ہیں۔ لیکن کسی صحابیؓ کا ایسا ذکر نہ کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اس دلیل سے کہ آپ کے پہلے تمام رسول وفات پا چکے ہیں یقین کر لینا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ تمام صحابہ ان سب رسولوں کی منجملہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔

احادیث۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی

(ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد ۲ ص۲۴۶)
کہ اگر موسےٰ اور عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ وہ دونوں زندہ نہیں ہیں۔

(۲) ایک حدیث میں یہ بھی ہے۔

لوکان عیسےٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی (شرح فقہ اکبر ص۱۰۱)

یعنے اگر عیسےٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔

پھر چار اماموں میں سے پہلے امام حضرت امام مالک بن انسؓ ہیں۔ وہ بھی وفات مسیح کے قائل تھے۔

والاکثر ان عیسےٰ لم یمت قال مالک مات۔ (مجمع البحار جلد ۱ ص۲۸۶)

کہ اکثر تو یہی کہتے ہیں کہ عیسےٰ نہیں مرے۔ مگر امام مالک نے فرمایا ہے۔ کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

تاریخ۔ جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام صحابہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ان کا اس امر (یعنے وفات مسیح) پر اجماع ہو گیا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے اگر کوئی شخص عیسائی خیالات سے متاثر ہو کر حضرت عیسےٰ کی وفات کے بارہ میں شبہ رکھتا ہو۔ تو ممکن ہے۔ لیکن آپ کی وفات پر تمام صحابہؓ سب انبیاء کی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزرے تھے وفات کے قائل ہو گئے تھے۔ مرتدین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو آپ کی تکذیب کی وجہ بنایا تھا اور کہتے تھے۔ لوکان محمد نبیا لما مات کہ اگر محمد صلعم نبی ہوتے تو وفات نہ پاتے۔ لیکن اس کا جواب قرآن مجید سے یہی دیا گیا۔ کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاءؑ آئے۔ وہ سب وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے آپ کا وفات پانا بھی آپ کی شان نبوت کے مخالف نہیں۔ چنانچہ یہی فتنہ عرب کے تمام قبائل میں پھیل گیا۔ چنانچہ یہی فتنہ عرب کے تمام قبائل میں پھیل گیا۔ اور اسی دلیل کی بناء پر اہل بحرین وحطم وغیرہ مرتد ہو گئے۔ چنانچہ مشہور مورخ ابن جریر الطبری جارود بن معلیٰ کے قبیلے عبد القیس کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہیں اسلام میں داخل ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی۔ کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ ان کے قبیلے عبد القیس نے کہا۔ کہ اگر محمد نبی ہوتے تو وہ کبھی نہ مرتے۔ اور سب مرتد ہو گئے۔ اس کی اطلاع جارود کو ہوئی۔ انہوں نے سب کو جمع کیا اور کہا۔ اے گروہ عبد القیس! میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر تم اسے جانتے ہو تو بتانا۔ اگر نہ جانتے ہو تو نہ بتانا۔ انہوں نے کہا جو چاہو سوال کرو۔ جارود نے کہا۔ جانتے ہو کہ گزشتہ زمانے میں اللہ کے نبی دنیا میں آ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں جارود نے کہا پھر کیا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وہ مر گئے۔ تو جارود نے کہا اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی انتقال فرما گئے۔ جس طرح سابقہ انبیاءؑ دنیا سے اٹھ گئے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ ان کی قوم نے کہا ہم بھی شہادت دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی حقیقی معبود نہیں۔ اور بے شک محمد اسکے بندے اور رسول ہیں۔ اور ہم تم کو اپنا برگزیدہ اور سردار تسلیم کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اسلام پر ثابت قدم رہے"۔ (ترجمہ تاریخ طبری جلد اول حصہ چہارم ص۹۴-۹۵ مطبوعہ دار الطبع جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن)

اس تاریخی واقعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتدین نے اپنے ارتداد کی وجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات بتائی۔ اور اس دلیل کو آنحضرت صلعم سے پہلے نبیوں کی وفات سے توڑا گیا۔ اور یہ دلیل صرف اسی صورت میں درست ہو سکتی تھی۔ جبکہ آپ سے پہلے کے سب نبیوں کی وفات تسلیم کی جاتی۔

ان تاریخی واقعات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تمام صحابہؓ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی وفات کے قائل تھے۔ لیکن بعد میں جب مسلمانوں کو پے در پے فتوحات ہوئیں۔ اور اچانک عیسائی جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے اور ان کی تربیت کا کماحقہ انتظام نہ ہو سکا تو ان کے ذریعہ مسلمانوں میں عیسائی خیالات پھیلنے شروع ہو گئے۔ جو وہ اسلام لانے سے پہلے رکھتے تھے۔ اور چونکہ عیسائی اور یہودی اہل کتاب اور اہل علم شمار کئے جاتے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے۔ تو ان کی باتوں کو عام مسلمان توجہ سے سننے لگے۔ اور آہستہ آہستہ قرآن مجید کی آیتوں کو ان خیالات کے تحت حل کیا جانے لگا۔ چنانچہ تفاسیر میں ایسی باتیں ملتی ہیں جو یقینی طور پر عیسائی خیالات ہیں مثلاً حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں وہب بن منبہ سے آیت انی متوفیک ورافعک کی تفسیر کے ذیل میں یہ قول نقل کیا ہے۔

اماتہ اللہ ثلاثۃ ایام ثم بعثہ ثم رفعہ

(ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد ۲ ص۲۲۹)
کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو تین دن تک وفات دی۔ پھر انہیں اٹھایا اور پھر انہیں آسمان پر لے گیا۔

اسی طرح سعید بن المسیب نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے۔ "رفع عیسیٰ وھو ابن ثلاث وثلاثین سنۃ رفعہ اللہ من بیت المقدس (فتح البیان جلد ۲ ص۴۹)

کہ عیسےٰ ۳۳ سال کی عمر میں اٹھائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بیت المقدس سے آسمان پر اٹھا لیا۔

ان دونوں قولوں میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ موجودہ اناجیل۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا میں بصراحت موجود ہے۔ اور امام ابن القیم رحؒ نے اپنی کتاب زاد المعاد میں لکھا ہے۔ "واما ما یذکر عن المسیح انہ رفع الی السماء ولہ ثلاثۃ وثلاثون سنۃ فھذا لا یعرف لہ اثر متصل یجب المصیر الیہ (زاد المعاد جلد اول ص۱۹ مطبوعہ نظامی کانپور)

کہ یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ تو اسکے لئے کوئی ایسی متصل روایت نہیں پائی جاتی جس سے اس کی تصدیق ہو سکے اور اس کی طرف رجوع کیا جائے اور صاحب فتح البیان نے اسے ذکر کر کے لکھا ہے

وقال الشامی وھو کما قال فان ذالک انما یروی عن النصاریٰ والمصرح بہ فی الاحادیث النبویۃ انہ رفع وھو ابن مائۃ و عشرین سنۃ۔ (فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹)

شامی نے کہا ہے۔ کہ امام ابن قیم کی بات درست ہے۔ کیونکہ یہ بیان عیسائیوں کا ہے۔ اور احادیث نبویہ میں تصریح سے آیا ہے۔ کہ ان کا اس وقت رفع ہؤا۔ جبکہ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ ہم کہتے ہیں۔ حدیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ۱۲۰ سال عمر کا ذکر ہے۔ لیکن رفع کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ الغرض مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے اور اس کے آسمان سے زندہ رہنے کا عقیدہ درحقیقت نومسلم عیسائیوں کی طرف سے مسلمانوں میں آیا۔ اور ان احادیث سے جن میں نزول مسیح کا ذکر تھا۔ اس خیال کو تقویت حاصل ہوئی۔ اور یہ عقیدہ اتنا پھیلا کہ اس کے منکر کو کافر کا خطاب دیا جانے لگا۔ اور ادھر عیسائیوں نے اس عقیدہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کی فضیلت کی دلیل بنا کر مسلمانوں کو مرتد بنانا شروع کر دیا۔ اور اس عقیدہ کی اس وسیع اشاعت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح کے حق میں فرمائی تھی۔ کہ وہ کسر صلیب کرے گا۔ یعنی وہ مسیح کی صلیبی موت کے عقیدہ کو جو عیسائی مذہب کی جان ہے۔ باطل ثابت کرے گا۔ اور اس کی طبعی وفات کو بدلائل قویہ ثابت کر کے ہمیشہ کے لئے عیسائیت کا خاتمہ کر دیگا۔ اور اس پیشگوئی کی عظمت اسی طور سے ثابت ہو سکتی تھی۔ کہ اس کی آمد کے وقت مسیحؑ کی آسمان پر زندگی کا عقیدہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہو۔

لیکن جیسا کہ اوپر ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضؓ کا یہ عقیدہ نہیں تھا۔ وہ سب حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔ اور دوسری صدی میں امام مالک رحؒ نے (وفات ۱۷۹ھ) بھی وفات مسیح کا ہی اعلان کیا۔ امام محمدؒ طاہر لکھتے ہیں:۔

"والاکثر ان عیسیٰ لم یمت وقال مالک مات۔" (مجمع البحار جلد ۱ صفحہ ۲۸۶)

کہ اکثر تو یہی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے۔ لیکن امام مالک رحؒ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

پس قرون اولیٰ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجسد عنصری آسمان پر جانے کا عقیدہ نہیں پایا جاتا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں مصر کے ایک بڑے عالم الشیخ محمود شلتوت نے بھی تفصیلی بحث کر کے لکھا ہے۔

"انہ لیس فی القرآن ولا فی السنۃ المطھرۃ مستند یصلح لتکوین عقیدۃ یطمئن الیھا القلب بان عیسیٰ رفع بجسمہ الی السماء وانہ ھو الی الآن فیھا وانہ سینزل منھا فی آخر الزمان الی الارض"

(الرسالۃ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء القاھرۃ صفحہ ۵۱۷)

ترجمہ:۔ قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں ہے۔ جس سے اس عقیدہ پر دل مطمئن ہو سکے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور یہ کہ اب تک وہ آسمان پر زندہ ہیں۔ اور یہ کہ وہی آخری زمانہ میں زمین پر آئیں گے۔

ج۔ عدم رجوع موتیٰ

اس بات کے ثابت کر چکنے کے بعد کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وفات یافتہ دنیا میں واپس نہیں آ سکتا۔ یہ مضمون قرآن کریم کی بہت سی آیات میں پایا جاتا ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون (البقرہ ع ۳)

تم اللہ تعالےٰ کا کیونکر انکار کرتے ہو۔ حالانکہ تم کچھ نہیں تھے۔ تو اس نے تمہیں زندہ کیا۔ پھر تمہیں مار یگا۔ پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اس دنیا کی زندگی کے بعد کی موت کے سوا اور کوئی موت نہیں رکھی۔ بلکہ فرمایا ہے۔ کہ اس موت کے بعد جو تمہیں زندگی ملے گی۔ وہ دائمی ہو گی۔

(۲) ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون۔ (مومنون ع ۱)

کہ تم دنیا میں زندہ ہونے کے بعد مرنے والے ہو۔ پھر تم قیامت کے دن ہی اٹھائے جاؤ گے۔

اس آیت میں بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ موت کے بعد جو اس دنیا میں ہر شخص کو آتی ہے۔ پھر قیامت کے دن ہی اٹھیں گے۔ اس دنیا میں کوئی نہیں آئے گا۔

(۳) اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الیٰ اجل مسمی"۔ (الزمر ع ۵)

اللہ تعالیٰ ارواح کو قبض کرتا ہے۔ ان کے مرنے کے بعد اور جو نہ مریں۔ ان کی سونے کے وقت (یعنی ناقص طور پر قبض روح نیند کے وقت ہوتا ہے) اور کامل طور پر موت کے وقت۔ چنانچہ فرمایا۔ جس پر موت کا فیصلہ کرتا ہو۔ اس روح کو روک لیتا ہے۔ اور دوسری کو ایک مقررہ اجل تک کے لئے واپس بھیج دیتا ہے۔

اس آیت میں صریح طور پر فرمایا۔ کہ جو مر جاتا ہے۔ اس کی روح کو پھر واپس نہیں بھیجا جاتا۔

(۴) اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت جابر رضؓ کے والد عبداللہ رضؓ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے۔ انہوں نے اولاد اور بہت سا قرضہ چھوڑا۔ حضرت جابر اس حادثہ سے پریشان تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خوشخبری دی۔ کہ ان کے والد سے اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ کلام کیا۔ اور کہا۔ کہ "اے میرے بندے تمن علی اعطک" کہ مجھ سے مانگ جو چاہتے ہو۔ میں تمہیں دوں گا۔ عبداللہ نے کہا۔ کہ اے خدا مجھے پھر دنیا میں واپس بھیج دے۔ تا میں پھر آپ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ یہ میں پہلے وعدہ کر چکا ہوں۔ کہ جو وفات پا جائیں گے۔ وہ پھر دنیا میں واپس نہیں جائیں گے۔

(مشکوٰۃ باب جامع المناقب)

الغرض امت محمدیہ کو ایک مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ مگر وہ موعود مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اور وفات یافتہ واپس نہیں آ سکتا۔

اس لئے جو آنے والا ہے۔ وہ لامحالہ ان کا مثیل ہوگا۔ اور اسے مسیح ابن مریم کا نام بوجہ مشابہت دیا گیا ہے۔ اور اطلاق اسم الشیء علیٰ مایشابھہ فی اکثر خواصہ وصفاتہ جائز حسنٌ"۔

ایک چیز کے نام کا اطلاق دوسری چیز پر جو اس کے اکثر خواص وصفات میں مشابہ ہے۔ جائز اور مستحسن ہے۔ (تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد ۲ صفحہ ۶۸۹)

مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ابوسفیان نے کہا۔

"لقد امر امر ابن ابی کبشۃ" (تجرید بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲، ۱۳ مطبوعہ ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور)

ابن ابی کبشہ بنی خزیمہ سے تھا۔ اور خدا کو ایک مانتا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چونکہ ایک خدا کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اس لئے اس مماثلت کی وجہ سے آپ کو ابن ابی کبشہ کہا گیا۔ حالانکہ آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا۔ ابوکبشہ نہ تھا۔ اسی طرح حضرت خواجہ نقشبند نے اپنے مرید شیخ یعقوب کرخی کو زید بن حارثہ اس مماثلت کی وجہ سے کہا۔ کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا کہا تھا۔ اسی طرح حضرت خواجہ نقشبند بھی اپنے مرید مذکور کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ انسیہ مصنفہ شیخ یعقوب کرخی صفحہ ۱ مطبوعہ مطبع محبوب المطابع میرٹھ)

اسی طرح مولانا روم اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔

عیسیم لیکن ہر آں کو یافت جان
از دم من او بماند جاوداں
شد ز عیسیٰ زندہ لیکن باز مرد
شاد آں کو جاں بدیں عیسیٰ سپرد

(مثنوی دفتر چہارم صفحہ ۸۸)

ان شعروں میں مولانا روم نے اپنے آپ کو عیسیٰ کہا ہے۔

لفظ نزول کے معنی

احادیث میں مسیح موعودؑ کے لئے جو لفظ نزول آیا ہے۔ اس سے مراد محض مبعوث ہونا ہے۔ آسمان سے اترنا مراد نہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لفظ نزول (قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً (سورۃ طلاق ع ۲) میں بمعنی بعثت استعمال ہؤا ہے۔ اور سورہ حدید رکوع ۳ میں لوہے کے لئے (انزلنا الحدید) اور سورہ زمر ع ۱ میں جانوروں کے لئے (انزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج) نزول بمعنی پیدائش استعمال ہؤا ہے۔ اور مسیح موعود کے لئے بعض احادیث میں نزول کی بجائے یبعث (صحیح مسلم) کہ اللہ تعالےٰ بھیجے گا استعمال ہؤا ہے۔ پس لفظ نزول آسمان سے اترنے کو مستلزم نہیں ہے۔ (باقی)

احباب محتاط رہیں

(۱) ایک لڑکا مسمی شاہ سید ولد خیر اللہ بادشاہ قوم سید سکنہ ترنگ زئی صوبہ سرحد میں بعض مقامات پر دھوکہ دے کر نقصان پہنچاتا رہا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔ مذکور کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ رنگ گورا۔ آنکھیں زرقی۔ نوٹ:۔ مذکور شاہ جی محمد اکبر صاحب ترنگ زئی کا نام لیکر دھوکہ دیتا ہے حالانکہ ان سے مذکور کا کوئی واسطہ نہیں۔ ناظر امور عامہ

(۲) ایک شخص جو اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ (حالانکہ وہ احمدی نہیں) احباب کو دھوکا دیتا رہتا ہے۔ احباب جماعت اس شخص سے محتاط رہیں۔ اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔ چہرہ گول اور سوکھا ہؤا۔ رنگ گندم گوں۔ قد لمبا۔ ایک ہاتھ قد رسے کمزور۔ رک رک کر بولتا ہے۔ محمد یوسف سکرٹری تعلیم وتربیت کھیتھ ستی کے۔

(۳) ایک شخص عمر ۶۵ سال کے قریب۔ رنگ گورا خشخشی داڑھی۔ عینک لگاتا ہے۔ خود کو اورینٹل کالج لاہور کا پروفیسر یا اسی طرح کا عہدیدار اور احمدی ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکہ دیکر امداد کرایہ وغیرہ طلب کرتا ہے۔ جماعت کے سرکردہ لوگوں کی طرف اپنی واقفیت خوب منسوب کرتا ہے۔ جماعتیں ہوشیار رہیں۔ اور اس شخص کے فریب میں نہ آئیں۔ خاکسار ملک بشیر احمدؐ سیکرٹری امور عامہ لائلپور۔

شفاعت کے حصول کیلئے شفیع کامل کے رنگ میں رنگین ہونیکی ضرورت

از مکرم احمد صادق محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

(۲)

اس آیت کریمہ نے یہ بتایا ہے کہ (۱) چونکہ اللہ تعالےٰ سب سے زیادہ عالم ہے۔ اس سے زیادہ عالم کوئی نہیں ہے۔ جیسے فرمایا "یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیئ من علمہ الا بما شاء" اس لئے اس کے حضور شفاعت بالعلم ممکن نہیں جب تک کہ وہ خود علم دے کر شفاعت کا اذن نہ دے۔ (۲) اور چونکہ اس کی حکومت سب پر حاوی ہے اس سے بڑا کوئی نہیں جیسے فرمایا "وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض" اس لئے شفاعت با لغلبہ بھی اس کے حضور میں محال ہے (۳) اور اسی طرح "ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم" فرما کر بتایا کہ وہ اپنے کاموں میں عاجز نہیں کہ کوئی اس کا ہم رتبہ یا مددگار ہو بلکہ وہ "العلی العظیم" ہے اس لئے شفاعت بالمساوٰۃ بھی اس جگہ محال ہے (۴) اب شفاعت کی ایک ہی قسم رہ گئی جو قابل پذیرائی اور جائز تسلیم کی گئی۔ اور جو ہو سکتی ہے۔ یعنی شفاعت بالاذن یا دوسرے لفظوں میں شفاعت لاظہار الاحترام، چنانچہ فرمایا "من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ" میں "الا باذنہ" سے اس نوعیت کی شفاعت کو جائز قرار دیا۔

پس اسلام شفاعت کی جو نوعیت پیش کرتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ شفاعت ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالےٰ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں کو عطا ہوگا۔ اور وہ اس کے حضور میں اس کے اذن کے ساتھ نیک ارادہ رکھنے اور سعی کرنے والے کمزور بندوں کی نجات کے لئے سفارش کریں گے۔ اور صرف انہی کی سفارش کریں گے۔ جن کے متعلق اذن الٰہی ہوگا۔ جیسے فرمایا کہ "ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ وھم من خشیتہ مشفقون (الانبیاء ع ۲)" یعنی وہ (برگزیدہ بندے) صرف انہی کی شفاعت کرینگے۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ اپنی رضامندی کا اظہار فرما دے گا۔ کیونکہ یہ محبوب بندے اللہ تعالےٰ کی خشیت کا بہت پاس رکھنے والے ہیں" اور خدا تعالےٰ اذن شفاعت صرف انہی کے بارہ میں عطا فرمائے گا۔ جو ظالم، سرکش اور نافرمان نہ ہوں۔ جیسے فرمایا "وما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع" کہ ظالموں کے لئے کوئی دوستی ظاہر کرنے والا اور ان کی شفاعت کرنے والا نہ ہوگا۔ جس کی مانی جائے" بلکہ بخشش خداوندی کے لئے پروانۂ اذنِ شفاعت صرف انہی نیکوکاروں کے لئے جاری ہوں گے۔ جن کے اعمال کی تگ و دو میں کچھ کمزوریاں سرزد ہو گئیں مگر اعمال صالحہ بھی انہوں نے بجا لائے ہوں گے۔ اور ان کی وجہ سے مشیت الٰہی ان کے لئے عفو کا فیصلہ کر چکی ہوگی۔ چنانچہ فرمایا۔ "واٰخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا [illegible] صالحاً واٰخر سیئاً عسی اللہ ان یتوب علیھم ان اللہ غفور رحیم۔" یعنی اور کچھ دوسرے ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور اعمال کی لڑی میں کچھ عمل صالح اور کچھ گناہ ملا دیئے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ ان پر برجوع برحمت ہو۔ اور اللہ تعالےٰ بہت بخشش کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے"۔

چونکہ شفاعت کے اصل معنے جوڑنے کے ہیں۔ اس طور پر کہ اپنی مثل کو ساتھ ملانا پس انبیاء ایسے لوگوں کی شفاعت کریں گے جو "خلطوا عملاً صالحا واٰخر سیئاً" کے مصداق ہونگے جو مومنین کے گروہ میں شامل ہیں۔ جنہوں نے کہ انبیاءؑ کی پیروی میں احکام خداوندی کے لئے سعیٔ تعمیل کر کے ان کی مثل بننے کی کوشش کی ہوگی اگرچہ اس تگ و دو میں وہ کچھ گناہ کے بھی مرتکب ہوں گے۔ لیکن "عسی اللہ ان یتوب علیھم" کے ماتحت اللہ تعالےٰ ان کے بارہ میں عفو و رحم کا فیصلہ فرما دے گا۔ جس کے بعد وہ خدا تعالےٰ کے اذن سے اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ انبیاء ان کی شفاعت کریں اور اس طرح وہ نجات یافتہ قرار پائیں۔

پس اسلام میں مسئلۂ شفاعت اس امر پر ابھارتا ہے کہ انسان اپنے شفیع کاملؐ (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کر کے احکام خداوندی بجا لاتے ہوئے اس کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرے تا شفاعت کو جو حصولِ نجات کا ایک ذریعہ ہے، حاصل کر سکے۔ اور یہ امر اسکو مایوسی و حیرت کی تاریکی سے جو اپنی بعض کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دیکھ کر اس میں پیدا ہو سکتی ہے نجات دلا کر امید و رجا کی روشنی میں لا کھڑا کرتا ہے۔ اور گناہوں کے لق و دق صحرا میں شتر بے مہار ہونے سے بھی بچاتا ہے۔ بلکہ ان سب سے بڑھ کر یہ کہ شفیع کاملؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کے بلند مقام پر قدم مارنے کی ترغیب دلاتا ہے۔

اسلام کے برعکس عیسائیت نے شفاعت کی بجائے کفارہ کو پیش کیا ہے۔ جو انسان کو گناہوں پر بے باک کرتا ہے اور جو رحم خداوندی اور عدلِ الٰہی کے بھی خلاف ہے۔ کہ گناہ مخلوق کرتی ہے اور سزا بقول عیسائیوں کے بے گناہ مسیحؑ کو ملتی ہے۔

اسی طرح یہودیت بھی "نحن ابناء اللہ واحباءہ" اور "لن تمسنا النار الا ایاماً معدودۃ" کے دعوائے بے بنیاد کا تصور دلا کر گناہوں پر بے باک کرتی ہے۔ مگر ان سب مذاہب کے بالمقابل اسلام کی بیان کردہ شفاعت نہ تو انسان کو گناہوں پر بے باک کرتی ہے۔ اور نہ مایوس بنا کر ورطۂ حیرت میں ڈالتی ہے۔ بلکہ اس امر پر ابھارتی ہے کہ انسان اپنے ہادی و شفیعِ کاملؐ کی پیروی کر کے ان کے رنگ میں رنگین ہونے کی سعی کرے۔ تاکہ اپنے بارہ میں اذن شفاعت حاصل کر سکے

پس شفاعت ایک ذریعۂ نجات ہے۔ بلکہ ذریعہ فلاح ہے اور خدا تعالےٰ کی رضامندی و اذن سے حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضامندی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے آپ کے رنگ میں رنگین ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کے کیا معنے ہیں۔ سو اس کے یہ معنے ہیں کہ جس طریق پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احکام الٰہی کو بجا لاتے ہوئے حیاۃ انسانیہ کی تمام منزلوں کو طے فرمایا۔ اسی طریق پر انسان اپنی زندگی کے ہر شعبہ بلکہ ہر قدم میں آپ کی راہنمائی و ہدایت کو پیش نظر رکھے اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے رنگ سے اپنے اعمال کو رنگنے کی سعی کرتے ہوئے زندگی گذارے۔ یہی آپؐ کے رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ اور اسی صورت میں انسان آپ کی شفاعت کی امید کر سکتا ہے کیونکہ شفاعت کے معنے ہیں اپنی مثل یعنی اپنے رنگ میں رنگین ہونے والے کو باذن الٰہی اپنے ساتھ ملانا۔

اب یہ واضح امر ہے۔ کہ زندگی کی دوڑ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی کرنے اور زندگی کے کٹھن موڑوں میں آپ کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھ کر آپؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ کی جزئیات سے واقف اور ان کے بے مثال نمونوں سے آشنا ہوں۔ جو آپؐ نے زندگی کے تمام شعبوں کے لئے چھوڑے ہیں۔ جن پر چل کر انسان ضرور کامیاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنے متعلق فرماتا ہے کہ "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر" کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اعلےٰ و کامل نمونہ ہیں۔ ہر اس شخص کے لئے جو کامیابی کے آخری نکتہ یعنی اللہ تعالےٰ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہے۔ پس ہم زندگی کے ہر اس مشکل اور مشتبہ کام میں بھی جس کے لئے ہمیں بظاہر یہ نظر نہ آئے کہ کیسا قدم اٹھانا چاہیئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ آپؐ کی حیاۃ طیبہ کی تمام تفصیلات ہمارے لئے محفوظ ہیں۔ اور "کان خلقہ القراٰن" کے بھی مصداق آپؐ ہیں۔ اسلئے آپ کو سمجھنے کے لئے قرآن کو سمجھنا ضروری ہے۔

اس کے بعد ایک امر رہ گیا۔ جو یہ ہے کہ جب ہمارا قدم واقفیت اور آشنائی کے مقام پر پڑ گیا۔ تو اسکے بعد توفیق عمل، کی محکم کڑی پر ہمارا پنجہ پڑنا چاہیئے۔ اور یہ کیسے ہو؟ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ انسان بے شمار اچھی باتوں کو جانتا ہوتا ہے۔ اور ان کے بیش بہا یقینی فوائد سے واقف ہوتا ہے مگر اپنی کمزوری اور کوتاہی و تساہل کی بناء پر ان پر عمل کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس کا علاج خدا تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ تم میرے حضور یہ دعا کرو۔

"ایاک نعبد وایاک نستعین"

کہ بے شک ہم تیری ہی عبادت یعنی تیرے ہی رنگ میں رنگین ہونا چاہتے ہیں۔ مگر ہمارا صرف یہ ارادہ کافی نہیں ہے۔ اس لئے ہم تجھ سے ہی مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ شفاعت حصول نجات کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے رضائے الٰہی جو موجب اذن شفاعت ہے، حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور رضائے الٰہی شفیع کاملؐ کی پیروی کر کے آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی سعی کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور آپؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے پہلا قدم آپ کی حیاۃ طیبہ کی تفصیلات سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ جس کا بہترین ذریعہ باترجمہ قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ پھر دوسرا قدم عمل صالح کی بجا آوری ہے۔ جو مقصود بالذات ہے اور اس عمل کی کنجی دعا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں سورۂ فاتحہ میں سکھائی ہے۔ اے اللہ ہمیں ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرما۔

شاہِ ایران نے تیل کا معاہدہ منظور کر لیا

طہران یکم ستمبر۔ شاہ ایران نے تیل کمپنیوں اور ایران کے اس معاہدہ کو منظور کر لیا ہے۔ جو صرف چند گھنٹے قبل ایرانی آئل بورڈ سے مل کر کمپنیوں کے گروپ نے مکمل کیا تھا۔

کمپنیوں کے نمائندے فوراً ہی معاہدے کا متن بذریعہ طیارہ لندن، نیویارک اور پیرس لے جا رہے ہیں۔ اگلے ہفتے اسے ایرانی مجلس اور سینیٹ میں پیش کیا جائے گا۔ تیل بورڈ کے صدر ڈاکٹر امینی نے توقع ظاہر کی ہے کہ اس پر اکتوبر سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کا ایجنڈا

دمشق یکم ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ سیشن کے ایجنڈے میں ۷۱ قراردادیں شامل ہیں۔ جن میں فلسطین پر بحث، عرب مہاجرین کے معاملات۔ مراکش، تونس اور الجزائر کے مسائل بھی ہیں۔

مشرقی پاکستان کے متعدد مقامات میں

سیلاب کا زور بڑھتا جا رہا ہے

ڈھاکہ یکم ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حالات پھر نازک ہو گئی ہے۔ ڈھاکہ اور نرائن گنج کی درمیانی ریلوے لائن پر ۱۲ انچ پانی کھڑا ہے۔ جس کی وجہ سے ٹرینوں کی آمدورفت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

نرائن گنج کے کچے مکانات گرتے جا رہے ہیں۔ شہر میں دیسی ساخت کی کشتیاں چل رہی ہیں چاندپور سب ڈویژن پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ دریائے میگھنا میں پھر طغیانی آ چکی ہے۔ جس کی وجہ سے فریدپور کے علاقے کو بڑا نقصان پہنچ رہا ہے۔ گوالندھا گھاٹ بھی پانی میں ڈوب چکا ہے۔ برما نے ۲۰۰ ٹن چاول سیلاب زدوں کی امداد کے لئے بذریعہ جہاز روانہ کر دیا ہے۔ تھائی لینڈ نے بھی چاول بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔ امریکہ کی ایک فرم ۴ ہزار روپے کی دوائیں بھیجے گی۔ جو غالباً دس دن تک پاکستان پہنچ جائیں گی۔ لائل پور کے کپڑے کے ایک کارخانے کی کراچی شاخ نے ایک ہزار گز کپڑا دیا ہے۔ امیر بہاولپور نے ۱۰ ہزار روپے بھیجے ہیں۔ محترمہ فاطمہ جناح نے ایک بیان میں مسرت کا اظہار کیا کہ ملک بھر میں مصیبت زدوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

بین الاقوامی اشتراکیت عرب ملکوں کیلئے ایک خطرہ ہے

(وزیراعظم مصر)

واشنگٹن یکم ستمبر۔ برطانیہ کے ساتھ سویز کا تنازعہ طے پا جانے کے بعد اب مصر کو اپنی تمام توجہ اپنے لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے کام پر مرتکز کر دینی چاہیئے۔ اس خیال کا اظہار مصری وزیراعظم کرنل جمال عبدالناصر نے کیا۔ آپ نے کہا سویز کا مسئلہ مدت مدید سے مصری عوام کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اس لئے ان کی توجہ کو اس مسئلہ سے ہٹا کر کسی دوسرے مسئلہ کی جانب پھیرنا آسان کام نہیں ہے۔

وزیراعظم مصر نے یہ بھی کہا سیاسی امور کے بارے میں مصری عوام کے فکر میں ایک خلاء ہے۔ ہمارے عوام نے اپنا دفاع کرنے کے سوال پر کبھی سنجیدگی سے غور ہی نہیں کیا۔

آپ نے کہا مغربی طاقتوں کی گذشتہ پالیسی کی وجہ سے عرب عوام ابھی تک انہیں شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگرچہ کمیونسٹوں پر پابندیاں عائد ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور وہ لوگوں کے ان شبہات سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

وزیراعظم مصر نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عرب ممالک اپنی دفاعی افواج کے لئے امریکہ سے امداد نہ لیں۔ البتہ انہوں نے کہا کہ یہ امداد اس طرح نہیں دی جانی چاہیئے۔ کہ اس سے کمیونسٹوں کو عوام کے دلوں میں مغربی ملکوں کے خلاف جذبات ابھارنے کا حربہ ہاتھ آ جائے۔

ان سے پوچھا گیا کہ ان کے خیال میں بین الاقوامی اشتراکیت سے عرب ملکوں کو خطرہ لاحق ہے؟

کرنل ناصر نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ "میرے خیال میں میرے ملک میں اور دوسرے عرب ملکوں میں اس کی چالوں اور طریقوں کا مقصد بدنظمی اور منافرت پھیلانا ہے"

مصری وزیراعظم نے انکشاف کیا کہ اگرچہ مصر میں کمیونسٹ پارٹی ایک خلاف قانون جماعت ہے۔ لیکن کمیونسٹ خفیہ طور پر منظم اور سرگرم عمل ہیں۔ اور خفیہ طور پر ان کے اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔

امریکہ میں ایٹمی قوت سے بجلی تیار کرنے کا کارخانہ

ڈینور یکم ستمبر۔ ۶ ستمبر کو "یوم مزدور" کے موقعہ پر صدر آئزن ہاور ایٹمی بجلی کے پہلے کارخانہ کی باقاعدہ تعمیر شروع کرنے کی تقریب میں حصہ لیں گے۔ یہ کارخانہ امریکہ میں اپنی قسم کا واحد کارخانہ ہوگا۔ جس میں بنی نوع انسان کے پرامن ضروریات کے لئے ایٹمی قوت سے وسیع پیمانے پر بجلی تیار کی جائے گی۔ صدر آئزن ہاور اپنی گرمائی قیام گاہ ہی سے اس تقریب میں حصہ لیں گے۔

یہ تقریب یہاں سے کوئی بارہ سو میل دور ریاست پنسلوانیا کے شہر پٹس برگ کے قریب منعقد ہوگی۔ صدر آئزن ہاور اپنی قیام گاہ میں ایک ایٹمی چھڑی سے ایک ایٹمی آلہ کو حرکت دیں گے جس سے ایک برقی لہر پیدا ہوتے ہی یہاں سے ۱۲ سو میل دور کارخانے کی جائے تعمیر پر ایک شعلہ بھڑک اٹھے گا۔ یہ شعلہ اس امر کا اشارہ ہوگا کہ صدر نے تعمیر کے کام کا افتتاح کر دیا ہے

صدر آئزن ہاور کا اشارہ پاتے ہی ایک بلڈوزر کارخانہ کی عمارت کی بنیاد رکھنے کے لئے زمین کھودنے کا آغاز کرے گا۔ اس کارخانے سے ۶۰ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ جو ایک دخانی جنریٹنگ پلانٹ سے دستیاب ہو بشرطیکہ وہ پوری شدت سے کام کرے حاصل ہوتی ہے۔ ڈیوکیس لائٹ کمپنی پٹس برگ کے علاقے کو اس وقت جو بجلی مہیا کرتی ہے۔ وہ کوئلہ اور بھاپ سے بنائی جاتی ہے۔ گذشتہ مارچ میں ایٹمی بجلی کے منصوبہ کا اعلان کرتے ہوئے ایٹمی توانائی کے کمیشن نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ ایٹمی بجلی کا یہ پہلا کارخانہ کوئلہ اور بھاپ کے مقابلہ میں کم خرچ پر بجلی تیار کرے گا۔

چودھری محمد ظفر اللہ خان کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں

کراچی یکم ستمبر۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے ایک جج کے انتخاب میں حصہ لینے والے بعض امیدواروں کے نام واپس لے لئے گئے ہیں۔ اور عدالت کا رکن منتخب ہو جانے کے لئے چوہدری ظفر اللہ خان کی کامیابی کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔

جن لوگوں کے نام واپس لئے گئے ہیں ان میں بھارت کے نمائندہ مسٹر رادھا بنو پال بھی ہیں۔ مسٹر رادھا بنو پال کا نام اقوام متحدہ کی آخری فہرست [illegible] غائب ہے۔

دواؤں پر کنٹرول ختم کر دیا گیا

کراچی یکم ستمبر۔ حکومت پاکستان نے دواؤں پر عائد شدہ کنٹرول ختم کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ملک میں ادویہ کی کافی مقدار موجود ہے۔ حکومت نے پاکستان میں بنی ہوئی خشک بیٹری اور کرنافلی کے کاغذ پر عائد شدہ کنٹرول بھی ختم کر دیا ہے۔ اب کرنافلی میں ملک کی ضرورت سے زیادہ کاغذ تیار ہو رہا ہے

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین
سکندر آباد — دکن

سیالکوٹ کو رسول کے بجلی گھر سے منسلک کر دیا گیا

سیالکوٹ یکم ستمبر۔ سیالکوٹ جو کھیلوں کے سامان اور سامان جراحت کی صنعتوں کے لئے مشہور عالم مرکز ہے۔ منگل کے روز پنجاب پاور گرڈ سے منسلک کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر سردار محمد خان لغاری وزیر تعمیرات عامہ نے رسول کے سلسلے کو نئی گرڈ کے سب سٹیشن سے منسلک کرنے کے لئے سوئچ دبایا۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر لغاری نے محکمہ برقیات کی ان سرگرمیوں کو سراہا۔ جو اس نے گوجرانوالہ سے سیالکوٹ تک اور سب اسٹیشن تک تیس میل لمبی چھیاسٹھ ہزار وولٹ کی ٹرانسمیشن لائنیں ساڑھے چار مہینے کے مختصر عرصے میں لگانے کے سلسلے میں دکھائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اُمید ہے۔ کہ قابل اعتماد بجلی مہیا ہونے سے سیالکوٹ کی گھریلو صنعتوں کو زبردست تحریک دستیاب ہو جائے گی۔

مسٹر اے۔ ایچ خان چیف انجنیئر محکمہ برقیات نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ یہ منصوبہ کلی طور پر محکمے نے خود مکمل کیا ہے۔ انہوں نے اس کام کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ پرانے بجلی گھر میں مشینیں اتنی فرسودہ تھی۔ کہ وہ صحیح کام نہیں دے سکتی تھی۔ رسول سے بجلی مہیا ہوئی ہے۔ اس سے سیالکوٹ کے صنعتی اور گھریلو خریداروں کی جملہ شکایات دور ہو جائیں گی۔

کمیونسٹ چین کے اقوام متحدہ میں داخلہ کی حمایت

سٹاک ہام۔ یکم ستمبر ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک اور آئس لینڈ کے وزرائے خارجہ نے اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کے داخلہ کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ان ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے بعد ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ چاروں وزرائے خارجہ چاہتے ہیں کہ چین کی عوامی جمہوریت کو جلد از جلد اقوام متحدہ میں نمائندگی ملنی چاہیئے۔ ادھر اقوام متحدہ میں امریکی وفد کے ڈپٹی چیف نے اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ بدستور اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کی مخالفت جاری رکھے گا۔

...م شمولیت کا فیصلہ کر سکے گا:

وزیر اعظم نے کہا حکومت نے روزمرہ کی ضروریات کی چیزوں کو ارزاں کرنے کے سلسلہ میں قدم اٹھایا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں نمک کی قیمت کم کر دی گئی ہے۔ دوسرا اہم قدم حکومت نے یہ اٹھایا ہے کہ آئندہ سڑک پر آمد و رفت کے طریقوں میں تبدیلی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس وقت ٹریفک بائیں ہاتھ کو ہوتی ہے۔ لیکن آئندہ دائیں ہاتھ کو ہوا کرے گی۔

وزیر اعظم کی ڈھاکہ تقریر
بقیہ صفحہ اول

ایسے ہیں جن کے پاس تن ڈھانکنے کے لئے بھی کپڑا نہیں ہے۔ مرکزی سیلابی کمیٹی نے کپڑے وصول کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے۔ جب کافی تعداد میں کپڑے موصول ہو جائیں گے انہیں مشرقی بنگال روانہ کر دیا جائے گا۔

سمندر پار کے ملکوں نے اس مصیبت میں پاکستان کو جو امداد دی ہے۔ وزیر اعظم نے اس کا بھی ذکر کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کینیڈا۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کی ریڈ کراس سوسائیٹوں۔ ترکی کی انجمن ہلال احمر آسٹریلیا۔ برطانیہ اور ہندوستان کا شکریہ ادا کیا۔ امریکہ کا ذکر انہوں نے خصوصیت سے کیا۔ جس نے پاکستان کی طرف سے درخواست موصول ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر جاپان اور امریکہ سے گلوب ماسٹر ہوائی جہازوں کے ذریعہ دوائیں اور ڈاکٹر مشرقی پاکستان بھیجنا شروع کر دیئے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ حج کے زمانہ میں اسلامی ملکوں کی سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں ایک سکرٹریٹ قائم کیا جائے گا۔ اس کا مقصد اسلامی ملکوں کے اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینا ہوگا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں نے شاہ سعود سے ایک بیت المال المسلمین قائم کرنے کے سلسلہ میں ابتدائی طور پر بات چیت کی۔ اور اس سلسلہ میں تجویز پیش کی کہ موجودہ حج ٹیکس میں اضافہ کر دیا جائے۔ شاہ سعود نے بیت المال قائم کرنے کی تجویز پر تو آمادگی ظاہر کی۔ لیکن حج ٹیکس میں اضافہ کی تجویز کو ناپسند کیا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ملکوں میں خانہ کعبہ کے لئے جو اوقاف قائم ہیں انہیں نقدی میں تبدیل کر کے اس مقصد کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارہ کے متعلق وزیر اعظم نے کہا۔ ہم دنیا میں امن قائم کرنے اور امن قائم رکھنے کی ہر تجویز سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی کانفرنس میں جو تجاویز پیش کی جائیں گی پاکستان ان پر غور کرے گا اور ان تجاویز پر غور و خوض کے بعد ہی وہ اس ادارہ میں ...

مشرقی یوپی کے آٹھ اضلاع میں سیلاب کی تباہ کاریاں

لکھنؤ یکم ستمبر۔ یوپی کے ۱۵ اضلاع میں سے آٹھ اضلاع کے لوگ اب تک سیلاب کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کثیر التعداد مویشی تباہ ہو گئے۔ ۱۲۵ اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور کم سے کم دس ہزار مکانات منہدم ہو گئے۔

اکثر علاقوں میں ایک سے چار ہفتوں تک سیلاب رہا جس کی وجہ سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا

گذشتہ سال کے مقابلہ میں امسال کے سیلاب زیادہ سخت نہ تھے۔ لیکن چونکہ بیک وقت متعدد مقامات میں سیلاب آئے۔ اس لئے امداد کے کام میں دشواری پیش آئی۔

امسال مونسون دیر میں پہنچی۔ اور جولائی کے دوسرے ہفتہ میں بارش شروع ہوئی۔ اور تیسرے ہفتہ میں موسلا دھار بارش ہوئی۔ ہمالیہ کے دامن اور نیپال کی ترائی میں طوفانی بارشوں کے باعث ندیوں اور تالابوں میں سیلاب آگیا۔ اور گورکھپور اور دیوریا میں سیلاب سے بہت نقصان پہنچا۔ اگرچہ یہ علاقے سیلاب کی زد سے محفوظ سمجھے جاتے تھے۔ تعمیر شدہ بند مقامی بارش اور سیلاب کی شدت کی تاب نہ لا کر ٹوٹ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورکھپور اور دیوریا میں ایک دو دریا اپنے رخ بدلتے رہتے ہیں۔ گوگرا۔ راپتی۔ سرجو۔ بن گنگا۔ اور بڑی گنڈک ہیں جو نیپالی کے نام سے مشہور ہے۔ سیلاب آئے۔

۲۷ جولائی کو۔ گوگرا۔ راپتی اور بڑی گنڈک کی طغیانی کی وجہ سے یکم اگست کو ۳۵۰۰ مربع میل علاقہ زیر آب ہو چکا تھا۔

کیا پرتگالی بستیوں پر معاہدہ نیٹو کا اطلاق ہوتا ہے؟

نئی دہلی یکم ستمبر۔ بھارت کے نائب وزیر خارجہ نے آج بتایا کہ حکومت ہند نے امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں کو مراسلے بھیجے تھے۔ اور دریافت کیا تھا کہ نیٹو کے فوجی معاہدہ کا ہندوستان کی پرتگالی بستیوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ ان مراسلوں کے جواب مل گئے ہیں۔ اور زیر غور ہیں۔

گلبرگہ میں مزید کرفیو

حیدرآباد یکم ستمبر۔ جمعہ کو گلبرگہ میں جو فساد ہوا تھا۔ اس کے سلسلہ میں اب تک ۴۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ اگرچہ حالات روبہ اصلاح ہیں۔ پھر بھی احتیاطی طور پر کل پھر شام سے صبح تک کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

ہند چینی میں فرانسیسی فوج کے ساڑھے چار لاکھ سپاہی ہلاک اور گرفتار ہوئے

ہانگ کانگ یکم ستمبر۔ ویٹ منہ ریڈیو نے کل ایک اعلان میں بتایا۔ کہ ہند چینی کی آٹھ سالہ جنگ میں فرانسیسی فوج کے ۴۶۶۱۷۲ سپاہی اور افسر ہلاک اور گرفتار ہوئے۔ اور ۲۵۵ فرانسیسی توپیں ویٹ منہ کے ہاتھ آئیں۔ اس کے علاوہ ۴۳۵ فرانسیسی طیارے تباہ ہو گئے۔ ۶۰۳ جہاز اور کشتیاں غرق کی گئیں۔ اور ۱۳۳ انجنوں کو ناکارہ بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ فرانس نے اعلان کیا تھا۔ کہ ہند چینی کی جنگ میں اس کے ۲۰۰ سپاہی ہلاک ہوئے۔

ایک فرانسیسی افسر نے بتایا کہ ۴۰۱۷۲ فرانسیسی سپاہی مفقود الخبر ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ویٹ منہ نے ان کو گرفتار کر لیا ہے۔

درخواست دعا

میرے والد محترم ماسٹر محمد احسن صاحب آسان دہلوی آج کل ہائی بلڈ پریشر کے شدید دورے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ آج سانس کی تکلیف میں قدرے افاقہ رہا۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا کریں۔

(مسعود احمد خان دہلوی مسافر گلی کرشن نگر لاہور)